

تدریسی و آموزشی عمل میں صنفی پہلوؤں کی معنویت

تنوع کا اعتراف



Courtesy: DGS, NCERT

ہمیں یہ بات تسلیم کرنی چاہیے کہ کسی جماعت کے سماجی اور تعلیمی خاکہ میں کثیر طبقات، کثیر ذات، کثیر مذاہب اور صنف سے تعلق رکھنے والے بچوں کے ساتھ ساتھ ایسے بچے بھی شامل ہوتے ہیں جو کسی قسم کی معدوری سے متاثر ہیں۔ کلاس روم ایسے آموزگاروں پر مشتمل ہوتا ہے جس میں مختلف علاقوں، نسل، ثقافت، زبان اور سماجی اقتصادی پس منظر نیز صنف سے تعلق رکھنے والے آموزگاروں کے علاوہ خصوصی نگہداشت کے ضرورت مند بچے تمام زمروں اور مختلف سطحوں پر موجود ہوتے ہیں۔

کوئی بھی بچہ جب کلاس روم میں داخل ہوتا ہے تو وہ اپنے گھر یا اپنے سماج سے کچھ نہ کچھ سیکھ کر ہی آتا ہے۔ تمام علاقوں/نسلوں، ثقافت، زبان اور سماجی، اقتصادی پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلباء جب اسکول آتے ہیں تو ان کو اپنے گھر کی زبان اور ثقافتی اقدار سمیت کافی علم پہلے سے ہی حاصل ہوتا ہے جو اس نے اپنے گھر اور سماجی ماحول سے حاصل کیا ہے۔

ماخذ: جامع کلاس روم پر روپرٹ، سماجی شمولیت/ اشتہنی اور گونا گونیت: تناظر پالیسیاں اور طریقہ کار، دیکھ بھال، دیش کل سوسائٹی اور یونیسیف، دیش کل پبلیکیشن، دیش 2010

آموزشی مقاصد

یہ ماڈیول مندرجہ ذیل میں معاون ہو گا۔

- اساتذہ اور طلباء میں صنفی امتیاز پر مبنی موجود طرز عمل اور روایہ کی شناخت کرنے میں
- مختلف مضامین کی تدریس کے لیے صنف سے متعلق حساس تدریسیاتی عمل کو فروغ دینے میں
- ایسی آموزشی سرگرمیوں کو اپنانا اور استعمال کرنا جو کلاس روم کے ماحول میں صنف کے لیے احساس پیدا کرے۔

موضوع کے بارے میں مختصر تعارف

یہ ماڈیول صفت اور تدریسیاتی عوامل کے لیے ایک منظر نامہ تیار کرتا رہے۔ یہ ایسی صلاحیت فراہم کرتا ہے کہ کس طرح مختلف مضامین میں صفت کا دراک کیا جاسکتا ہے۔ یہ ماڈیول صفت سے متعلق معاملات میں اساتذہ کی حساسیت اور سمجھ میں اضافہ کرنے میں مدد کرے گا اور صفت کی شمولیت والے طریقہ کار کو فروغ دینے کے لیے عملی رہنمای خطوط فراہم کرے گا۔ ماڈیول میں شامل کی گئی سرگرمیوں کا مقصود کلاس روم میں صفت دوست ماحول کو فروغ دینا ہے۔ یہ ماڈیول تسهیل کار کے طور پر اساتذہ کے روں کی واضح تشریح کرتا ہے جو اپنے ثبت طرز عمل اور تدریسیاتی اقدامات کے ذریعہ طلباء کو اس صفتی اور گھسنے پر روکی کوترک کرنے میں مدد کرے گا جو اس نے سماج میں رہتے ہوئے اپنایا ہے۔

آموزشی نتائج:

- لڑکیوں کی تعلیم اور انھیں با اختیار بنانے میں نصاب اور نصابی کتب کے روں کو سمجھنا۔
- مختلف شعبوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی خواتین کی شناخت اور متناسب مثالوں کے ساتھ ان کے تعاون کو اجاگر کرنا۔
- صفت سے متعلق موجودہ فرسودہ طرز عمل اور امتیازات کی تقیدی جانچ کرنا اور سوال کرنا۔
- مختلف قسم کے امتیازات کی شناخت کرنا اور ایسے امتیازات کی نوعیت اور ماذکو سمجھنا۔
- سیاسی، سماجی، ثقافتی اور ماحولیات سے متعلق عمل میں خواتین کی شرکت اور تعاون کی شناخت کرنا اور ستائش کرنا۔
- مختلف شعبوں میں خواتین کے تعاون کو واضح کرنا اور متناسب مثالوں کے ذریعہ سمجھنا۔

آموزشی نتائج کے حصول کے لیے تدریسیات

سماجی تعمیر ایک مسلسل عمل ہے جس میں فرد اور وسیع سماجی عوامل، دونوں ہی کردار ادا کرتے ہیں۔ معاشرتی نظام اور تعلیم جیسے سماجی عمل بھی سماجی تعمیر میں مدد کرتے ہیں۔ صفت بھی اس طرح کی سماجی تعمیر کی ایک مثال ہے جس نے مردو خواتین اور مختش کے درمیان حیاتیاتی اختلاف کا مظہر ہوتا ہے جبکہ صفت، خواتین، مردوں اور مختشوں کے درمیان سماجی طور پر طے شدہ اور شفافی طور پر مخصوص اختلافات کو اجاگر کرتی ہے۔ صفتی تعلقات اور سرگرمیاں غفال ہوتی ہیں اور سماجی تعلقات اور رابطوں کی تاریخ کے ذریعہ تشكیل پاتی ہیں۔ ان میں عوام کے مختلف گروپوں کے درمیان وقت اور مقام کی مناسبت سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ ان پر دیگر عوامل جیسے نسل، طبقہ، مذہب، ذات اور معنووری سے بھی اثر پڑ سکتا ہے۔

ہماری صفتی شناخت یہ طے کرتی ہے کہ ہمیں کس طرح دیکھا جاتا ہے اور ہم سے مرد، خواتین اور مختش کی

حیثیت سے کس طرح کے طریقہ عمل کی امید کی جاسکتی ہے۔ آیا یہ صنفی کردار درست ہیں یا نہیں، اسی کفنت سے بحث شروع ہوتی ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ ہماری جنس کی بنیاد پر ہم سے سلوک روا رکھا جاتا ہے ہمیں برابری پر پچھنچ سے روکتا ہے یا ہم سے مختلف روایہ اپنایا جاتا ہے کیونکہ ہم فطری طور پر مختلف ہیں؟

سرگرمی

1- مندرجہ ذیل خصوصیات کو ”مرد“ یا ”عورت“ سے مسلک کریں۔

مرد	خواتین	خصوصیات
		دست نگر
		با اختیار
		جاز
		جذباتی
		فیصلہ ساز
		گھر کی دیکھ بھال کرنے والا
		قائد
		بزدل اور بہادر
		با اثر
		شر میلا
		باتیں بنانا

یہ فہرست حتیٰ نہیں ہے اور آپ اس میں مزید مثالیں شامل کر سکتے ہیں۔ اس سرگرمی سے آپ کو مرد اور خواتین سے جڑی ہوئی فرسودہ خصوصیات کی بیچان کرنے میں مدد ملے گی۔

سرگرمی

اس بات کا تجھیکریں کہ تحریری اور صوتی و بصری ذرائع ابلاغ میں مرد و خواتین کو کس انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ان سرگرمیوں کی شناخت کریں جو مرد و خواتین اشتہارات میں انجام دیتے ہیں۔ ایسی مصنوعات کی فہرست تیار کریں جن کو مرد و خواتین مشترک کر رہی ہیں۔ میڈیا کو پیش کرنے میں خواتین اور مرد کس طرح کے کام کر رہے ہیں۔ خواتین اور مردوں سے جڑی فرسودہ چیزوں پر میڈیا میں زور دیا جاتا ہے۔ میڈیا میں پیش کیے جانے والے ایسی کچھ پیشش پر تبادلہ خیال کیا جاسکتا ہے جس میں صنف سے جڑی فرسودہ روایات چیزوں سے الگ کچھ پیش کیا گیا ہے۔

تدریسی و آموزشی عمل میں صنفی پہلوؤں کی معنویت

استاد کارول

اساتذہ اپنی رسمی یا غیررسمی معاشرتی پروش کے نتیجے میں صنف پرمنی امتیازی رویہ اپناتے ہیں۔ اسی لیے تمام اساتذہ کو جب وہ کلاس روم میں داخل ہوں، تو اپنے تفریق اور امتیازات کو ترک کر دینا چاہیے۔ لڑکیاں خاص طور پر ایسی سی اور ایسیں ٹی جیسے گروپ سے تعلق رکھنے والی طالبات خود کو متن کے ساتھ ہم آہنگ کرنے میں ناکامی، نصابی کتب میں امتیاز/فسودہ صورتحال، خواتین کے معمولی کردار، جبکہ مردوں کی فاعل کرادر میں نمائندگی، رول اور ذمہ داریوں کی منتخب تقسیم اور سرگرمیوں کی تقویض کی صورت میں اساتذہ کا امتیازی سلوک اور ہنک آمیز زبان کا استعمال وغیرہ کی وجہ سے خود کو اپنے آموزشی ماحول سے الگ تھلک محسوس کرتی ہیں۔ اس طرح کا رویہ عزت نفس میں کمی اور اجنبيت کا احساس پیدا کرتا ہے جس کے نتیجے میں کلاس روم کی سرگرمیوں میں ان کی شرکت کی سطح متاثر ہوتی ہے۔ یہی وہ صورت حال ہے جن میں ایک ٹیچر بامعنی رول ادا کر سکتا ہے۔ مربوط کرنے کے ساتھ ساتھ ٹیچر کو ند ریس و آموزشی ماحول کو شرکت داری پرمنی بنانے کی ضرورت ہے۔ آموزشی صورت حال کا تعین آموزگار کے موجودہ ماحول سے کیا جاسکتا ہے۔ اس بات کو یقینی بنانا اہم ہے کہ لڑکیاں بھی آموزشی عمل میں سرگرمی سے شرکت کریں۔ ٹیچر کو چاہیے کہ وہ پہلے تمام اسکولی سرگرمیوں میں صافی اختلافات کی نشاندہی کرے اور اس کی مناسبت سے ہی کلاس روم میں اور کلاس روم سے باہر کی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرے اور انھیں نافذ کرے۔ امید ہے کہ اس طرح کی کوششوں سے کلاس روم میں ایک ایسا ماحول تیار ہو گا جس میں لڑکیوں سمیت تمام طلباء پنچ تحریقات کا تبادلہ کر سکیں گے، موجودہ امتیازات اور فسودہ روایات پرسوال اٹھا سکیں گے اور بحث و مباحثہ کی بنیاد پر مناسب حل تلاش کر سکیں گے۔ نصاب تعلیم میں وسیع طور پر اسکول میں پڑھائی جانے والے مناسب اور ضروری علم کو شامل کیا جاتا ہے۔ البتہ کچھ ایسے پہلو بھی ہوتے ہیں جن کی اسکولی نظام میں غیررسمی طور پر پڑھایا جاتا ہے اور انھیں صافی نصاب کہا جاتا ہے۔ اس میں وہ تمام عادات و اطوار اور طرز عمل وغیرہ شامل ہوتے ہیں جو طلباء اسکولی عمل کے دوران سکھتے ہیں۔ اساتذہ کے لیے یہ بہت اہم ہے کہ وہ اس بات کو سمجھیں کہ صافی نصاب وہ ہوتا ہے جو طلباء اسکول میں سکھتے ہیں اور یہ رسمی مطالعہ کا حصہ ہو سکتا ہے اور نہیں بھی ہو سکتا۔ مثال کے طور پر طلباء کی اپنی ساتھیوں، ٹیچروں یا دیگر بالغ افراد کے ساتھ گفت و شنید، یہ بہت اہم ہے کوہ مختلف لوگوں کو ان کے طبقہ نسل، نہب یا صنف کی بنیاد پر کس طرح دیکھتے ہیں۔ اس میں وہ آموزش شامل ہے جو طلباء غیر ارادی طور پر کلاس روم کے اندر اور باہر سکھتے ہیں۔ اس میں وہ نظریات اور سلوک بھی شامل ہے جسے طلباء قابل قبول اور ناقابل قبول سمجھتے ہیں۔ اس طرح کے نظریات اور رویہ کو عام طور پر رسمی صورتحال میں اہمیت نہیں دی جاتی اور یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ ان میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔

صنف اس صافی نصاب کا ایک لازمی جزو بن گئی ہے۔ اس کا استعمال تنظیمی بندوبست کے ذریعے کیا جاتا ہے جس میں کلاس روم اور اسکول میں صنف کی بنیاد پر میٹھنے کی جگہ کی تقسیم، لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے مختلف قسم کے

کام، اسکول کی یومیہ سرگرمیوں میں معمول کے کام، رسوم اور رواج، انعام یا سزا مختلف طریقوں کا استعمال کر کے لڑکوں اور لڑکیوں میں نظم و ضبط قائم رکھنا۔ اساتذہ کے ذریعے کارکردگی کی ستائش کے طریقے، اساتذہ کی طلباء کے ساتھ اور طلباء کی آپس میں گفتگو وغیرہ شامل ہیں حتیٰ کہ اسکول میں لڑکوں اور لڑکیوں کے کھینچنے کی جگہ اور انہیں کھلانے جانے والے کھلی بھی مختلف ہوتے ہیں۔

کیا آپ کو بھی اس بات پر تجہب ہوا ہے کہ اسکول کی کسی بھی تقریب میں مہمان خصوصی کو گلددستہ پیش کرنے کے لیے لڑکیوں یا خواتین کو ہی کیوں چنانجا تا ہے؟

مضامین کی تدریس میں صنفی سروکار کو مر بوط کرنا

یہ ایک معروف حقیقت ہے کہ بھی شعبوں میں صنف کو غیر معمولی سروکار کی حیثیت حاصل ہے۔ اور یہ علم کی تشکیل میں بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ تمام مضامین میں لڑکیوں اور خواتین کی عدم موجودگی اور کم نمائندگی کے منسلکے کو حل کیے جانے کی ضرورت ہے۔ ہر شعبے میں جو علم فراہم کیا گیا ہے اور جس زبان کو استعمال کیا گیا ہے اس سے بھی لگتا ہے کہ صنفی نابرابری قدرتی ہے۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ اس معاملہ کو تقدیدی طور پر چیخ کیا جائے اور نابرابری کو ختم کرنے کے لیے اس علم کو درست کیا جائے۔

زبان کی تدریس کے ذریعے صنفی امتیاز کو ختم کرنا

زبان کا استعمال تمام مضامین میں ہوتا ہے اور یہ علم کی تشکیل کے لیے بنیاد ہے۔ اس کے نتیجے میں صنفی رشتہوں کے تعلق سے وسیع مضرمات کا سامنا ہوتا ہے۔ اس لیے یہ بات بہت اہم ہے کہ طلباء کو اس بات کا احساس کرایا جائے کہ زبان کس طرح کام کرتی ہے اور قوت کے فرق کو کس طرح تعدل کر دیتی ہے۔ یہ نہ صرف ان کو جاگر کرتی ہے جو پہلے سے موجود ہیں بلکہ اس کے تین ہمارے روپوں کو بھی مرتب کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زبان کو مختلف انداز سے استعمال کرنے سے درحقیقت کیفیت اور صورتحال تبدیل ہو جاتی ہے۔

تصاویر اور دیگر بصری امدادی سامان کے ساتھ زبان اس طرح کے علم کی تشکیل میں ایک مرکزی کردار ادا کرتی ہے اور ہمیں علم کے اس پہلو پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس لیے اساتذہ صنفی امتیاز سے مبراز زبان کو فروغ دینے میں اہم روپ ادا کرتے ہیں۔ اگر ہم زبان کا بغور تحریز کریں تو پہتہ چلے گا کہ بہت سے عناصر، جیسے الفاظ اور اظہارِ خیال وغیرہ گھسنی پڑی صنفی روایات کو تقویت دیتے ہیں۔ اس لیے کلاس روم میں صنفی طور پر غیرجانب دار زبان کا استعمال کیا جانا چاہیے۔ آئینے ہم ایک لفظ ”آدمی“ کی مثال لیں۔ ”آدمی“ ایک عمومی لفظ نہیں ہے۔ ہمیں ”آدمی“ کے لیے کوئی درست تبادل سوچنے کی ضرورت ہے۔ اس کے کچھ تبادل ”انسان“ یا ”انسانیت“ بھی ہو سکتے ہیں۔

ہماری زبان صنفی طور پر شمولی اور صنفی طور پر غیرجانب دار دو نوع طرح کی ہونی چاہیے۔ زبان میں صنفیت کا ایک عام اظہار مذکور اسٹم (مثال کے طور پر آدمی، پولیس میں) جب کہ ایسے لوگوں کے لیے جن کی صنف کے

بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے، مذکور خمیر (مثلاً انگریزی میں Him اور He) کا عمومی استعمال ہے۔ اس کے علاوہ (Pronoun) خمیر کے اختیاب کے علاوہ ہمیں صرفی طور پر غیر جانب دار لغوی اصطلاحات کا استعمال کرتے وقت بہت حساس ہونا چاہیے۔ اس طرح ہم ایک صرفی غیر جانبداری حاصل کر سکتے ہیں، یعنی کاذب اظہارات جیسے (Man) سے بننے والے مرکب الفاظ (مثال کے طور پر چیر مین، اسپورٹس مین، سیلز مین، فور مین) اور نشاندہی کرنے والے الفاظ (مثال کے طور پر خاتون ڈاکٹر، خاتون ٹیچر) اور متقابل فقرے جیسے خواتین اور مرد صحافی، کیمرائیں/کیمراؤ مین وغیرہ سے گریز کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح مسٹر، مسز اور مس کو بدل کر مسٹر اور مس کر دیا گیا ہے تاکہ صرفی رول پر توجہ مرکوز نہ ہو۔

سرگرمی

ذیل میں کچھ الفاظ دیے گئے ہیں۔ خالی جگہ میں ان کے لیے صرفی طور پر غیر جانبدار متبادل الفاظ لکھیے۔

- اسٹیوارڈ میں
- پولیس مین
- سیل مین
- چیر مین
- اسپورٹس مین
- ایکٹر مین
- پوئیس
- ایکٹر مین
- مین، مین کائینڈر
- مین پاور
- بیوی یا شوہر
- مدرستہ
- فور مین
- سیلز مین شپ
- ہاؤس و اُف

چرچا —

انेक स्थितیوں مें شिक्षक/शिक्षिकाओं کی भाषा-शैली ‘पुरुषत्व’ और ‘नारीत्व’ की पारंपरिक मान्यताओं को पुनर्स्थापित करती है। भाषा का विचारों और व्यक्तिगत पहचान से गहरा संबंध है। शिक्षक/शिक्षिकाओं द्वारा बोली जा रही भाषा कुछ इस प्रकार की सीमाएँ तय कर देती है कि लड़कियों और लड़कों में जेंडर-भेद स्वयं आकार ले लेता है। नीचे दी गई स्थिति आम भारतीय समाज से ली गई है। जेंडर संवेदनशीलता के परिप्रेक्ष्य में ये किस प्रकार से और क्यों असामान्य और अटपटी है, इस पर चर्चा करें।

س्थितی —

एक परिवार के जुड़वां भाई-बहन ने दसवीं कक्षा की बोर्ड परीक्षा में एक समान विशेष योग्यता वाले अंक प्राप्त किए हैं। वे इस समय ग्यारहवीं कक्षा की भौतिकी की शिक्षिका के पास बैठे ग्यारहवीं कक्षा में विषयों के चयन पर बातचीत कर रहे हैं —

बहन — मैम, आपको पता है न, मुझे भौतिकी कितनी पसंद है।

भाई — हाँ मैम, कादम्बरी तो घर में छोटे-मोटे प्रयोग करती रहती है। बल्कि फ्यूज हो तो यही ठीक करेगी। इसे फ़िज़िक्स ही दीजिए।

शिक्षिका — कौस्तुभा तुम फ़िज़िक्स में आओ और कादम्बरी को बायो लेने दो। उसमें रटकर काम चल जाता है। लड़कियाँ अच्छे से रट लेती हैं।

भाई-बहन — मैम, आप तो खुद महिला हैं और फ़िज़िक्स की टीचर भी, आपने ...

शिक्षिका — बस जैसे-तैसे कर ली। मैडम क्यूरी तो नहीं बन गई न!

این۔سی۔ای۔ آرٹी کی کتاب ”میری گولڈ“ کی مثالیں (پانچویں جماعت)**مثال 1-**

”ہوول بھی ننگ تھو، نامی باب میں منی پور کے ایک بادشاہ اور ملکہ کی کہانی ہے جن کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ تین بیٹے ہونے کے باوجود انہوں نے بیٹی کو اپنا وارث بنانے کا فیصلہ کیا اور اس طرح انہوں نے اس قدیم رواج کو توڑ دیا جس میں سب سے بڑے بیٹے کو گلا بادشاہ قرار دیا جاتا تھا۔

بحث کے نکات

- ایسے اور کون سے پرنسپی ضابطے ہیں جو سماج میں راجح ہیں اور جن سے لڑکیوں کی حیثیت اثر انداز ہوتی ہے؟
- ایک اچھا حکمران ہونے کے لیے کیا جسمانی خصوصیات کافی ہیں؟
- کیا لڑکیوں / خواتین میں اقتدار یا اختیار کی پوزیشن سنبھالنے میں مردوں سے کم صلاحیت رکھتی ہیں؟ با اختیار اور فیصلہ سازی کے روں میں مقامی خواتین کی مثالیں پیش کریں۔

مثال 2-

- ”میری گولڈ“ (جماعت پنجم، صفحہ 165) آئیے بات چیت کریں۔

مندرجہ ذیل پیراگراف کو دھیان سے پڑھیں۔

ایک دن مینا ایک آم توڑ کر گھر لے آئی۔ اس کی دادی نے بڑا ٹکڑا را جو کو دیا کیونکہ وہ ایک لڑکا ہے۔ مینا نے اس پر احتجاج کیا چونکہ وہی یہ آم توڑ کر لائی تھی اور دونوں میں بڑی بھی تھی۔ اس نے اصرار کیا کہ بڑے ٹکڑے پر اس کا حق ہے۔ اس کے والد نے اس کی مدد کی اور یہ آم دونوں میں آدھا آدھا بانٹ دیا۔ اب ان سوالوں کا جواب

تدریسی و آموزشی عمل میں صنفی پہلوؤں کی معنویت

دیجیئے۔ (i) آم توڑ کر گھر کون لایا تھا؟ (ii) مینا کی دادی نے آم کا بڑا اکٹھارا جو کیوں دیا؟ (iii) آپ کے خیال میں بڑا اکٹھارا کسے ملنا چاہیے تھا۔

بحث کے نکات

- کیا آپ نے اپنے کنبے میں وسائل اور مقام میں ساجھے داری کے تعلق سے لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان کسی قسم کے امتیازات کا مشاہدہ کیا ہے (آنے جانے پر پابندی، وقت یا دیگر چیزوں کے لیے پابندی وغیرہ)؟
- سماج کے مردوں کے لیے یہ بہت اہم ہے کہ وہ گھری پٹی روایات کو ختم کرنے میں سرگرم رہیں۔

سماجی علوم کی تدریس کے ذریعہ صفائی امتیاز کا خاتمہ

سماجی علوم بنیادی سطح سے لے کر اسکولی تعلیم کے تمام مرحوموں کے تعلیمی نصاب کا اٹھ حصہ رہے ہیں۔ اس مضمون میں انسان کے انفرادی اور اجتماعی طرز عمل پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے جو خاندانوں، برادریوں، تہذیبوں، اداروں، ماحولیات، سماج، اور نظریات، ضابطوں اور اقدار پر اثر انداز ہوتا ہے۔ سماجی علوم کا بنیادی مقصد طلباء کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ (a) صنف، مذهب، خلط، طبقے اور معدودروں سے متعلق تنوع کی شناخت اور اس کا احترام کر سکیں اور سبھی لوگوں کو برابر سمجھیں۔ (b) جمہوریت اور مطلق العنانی، قوت اور حکمرانی، ذات، نسل اور قبیلے، صنف اور قبیلوں کی وراثت اور روایات اور امتیازات وغیرہ امور پر غور و خوض (c) سماجی، سیاسی اور اقتصادی اداروں / معاملات اور مختلف قسم کے عدم مساوات کے پہلوؤں کا تقيیدی جائزہ لینا جن سے خواتین کی حیثیت متاثر ہوتی ہے اور (d) سوال اور جانچ، حاصل شدہ نظریات، اداروں اور طریقوں پر سوال کرنا اور ان کا جائزہ لینا۔

چند معروف خواتین کو شامل کرنے سے، جنہوں نے اقتدار حاصل کیا یا ملک کے لیے کام کیا یا محض چند ایسی خواتین کے بارے میں صراحةً کرنا، جنہوں نے قومی ہمیں حصہ لیا، صرف اس تصور کو مستحکم کرتا ہے کہ خواتین نے جو کیا وہ بہت کم کیا۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ متن میں مردوں کے رول کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے اور عام طور پر سماجی، اقتصادی اور سیاسی عمل میں خواتین کی شرکت کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ سماجی علوم کی نصابی کتابوں میں خواتین کو مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے الگ الگ موضوعات میں بحث کا لازمی جزو بنایا گیا ہے۔

سماجی علوم کا ایک اہم پہلو آموزش کے عمل میں سرگرمیوں کے ذریعہ مناسب طریقے سے شامل کیے گئے متعلقہ اور مناسب مقامی متن کو مربوط کرتا ہے۔ غیر مانوس تعلیمی تدریسیات اور درسیاتی متن طلباء میں اجنبیت ہونے کا احساس پیدا کر سکتا ہے جس کے نتیجے میں طلباء کی کلاس روم کی سرگرمیوں اور بحث و مباحثہ میں کمی آسکتی ہے۔ اس لیے مناسب تدریسی حکمت عملی کے ساتھ ساتھ متن کو سیاست و سبق سے مربوط کرنے اور تدریس و آموزش کے لیے اختراعی مواد طلباء کو اپنی نصابی کتب کے ساتھ رابط قائم کرنے، اپنے تجربات میں شریک کرنے اور ایسی صورتحال کی شناخت کرنے میں مدد کرے گا جس میں کسی بھی نکراو پر تعمیری سوال کیے جاسکتے ہوں۔ خاص طور

پڑکیوں اور محروم گروپوں سے تعلق رکھنے والے آموزگاروں کے لیے کلاس روم ایک ایسا جمہوری مقام ہونا چاہیے جہاں فیصلہ سازی کے عمل پر تبادلہ خیال کر سکیں۔ پرانی روایات پر سوال اٹھا سکیں اور علم کی بنیاد پر پسند کا اظہار کر سکیں۔

موصولة تصورات، رواج اور طور طریقوں پر سوال اٹھانا اور جانچ کرنا

ساماجی طور پر قائم ضابطوں اور عصبات پر سوال کرنا سماجی علوم کے مطالعہ کا ایک اہم پہلو ہے۔ اس سے طلباء خود اپنے تجربات سے روبرو ہونا سمجھتے ہیں اور اس طرح تحلیلی اور تخلیقی ذہن کی بنیاد پرستی ہے۔ اس لیے یہ اساتذہ کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال کو اس طرح آگے بڑھائیں کہ طلباء موجودہ روایات، تصورات اور طرزِ عمل اور ماضی سے اس کے تعلق پر سوال اٹھانے لگیں۔ ہم جانتے ہیں کہ عہدِ قدیم سے ہی ذات پات، طبقات اور صنف کی بنیاد پر سماج کی مختلف سطحوں پر ایمان برداشتار ہا ہے اور خواتین اس طرح کی روایات پر سوال اٹھانے سے پچھنچنے ہیں ہیں۔

بیگم رقیہ سخاوت حسین نے جو معروف ماہر تعلیم اور ادبی شخصیت تھیں۔



پٹنمہ اور کلکتہ میں مسلمان لڑکیوں کے لیے اسکول شروع کیے۔ وہ قدامت پسند نظریات کی بے باکی سے تقید اس دلیل کے ساتھ کرتی تھیں کہ ہر عقیدے کے مذہبی لیڈروں نے عورتوں کو کم تر درجہ دیا ہے۔ انہوں نے 1905 میں ”سلطانہ کا جواب“ کے عنوان سے ایک کہانی لکھی جس میں سلطانہ ایک ایسی سرزی میں پر پختگی ہے جس کا نام ہی ”لیڈی لینڈ“، (خواتین کی سرزی میں) ہے یہ ایسی سرزی میں ہے جہاں خواتین کو پڑھنے، لکھنے، کام کرنے اور بادلوں سے بارش کو نکشوں کرنے یا ہوائی کاروں کو اڑانے جیسے اختراعی کام کرنے کی آزادی ہے۔

ساماجی اور سیاسی زندگی: جماعت VII

لکشمی لکڑا، شہابی ریلوے کی پہلی خاتون انجن ڈرائیور ہیں۔ ایک غریب کہنے سے تعلق رکھنے والی لکشمی نے محنت سے پڑھائی کرنے کے بعد الکٹرونک میں ڈپلوما کیا۔ اس کے لیے انہوں نے ریلوے بورڈ کا امتحان دیا اور پہلی ہی کوشش



میں کامیابی حاصل کی۔ لکشمی کا کہنا ہے ”مجھے چیلنج بھرے کام کرنا بہت پسند ہے اور جب کوئی کہتا ہے کہ یہ کام لڑکیوں کا نہیں ہے تو میں اسے کرنے کی پوری کوشش کرتی ہوں اور اسے پورا کر لیتی ہوں۔“

ساماجی اور سیاسی زندگی: جماعت VII

سرگرمی

1۔ مندرجہ ذیل جملوں کو بورڈ پر لکھیں اور طلباء سے پڑھنے کو ہیں۔

- لڑکیوں کی کم عمر میں شادی

• لڑکے خاندانی جانیداد کے قانونی وارث ہوتے ہیں

- مرد خبرگیری / پروفس کرنے والے ہوتے ہیں

• چھواچھوت کاررواج

• جہیز کاررواج

• لڑکیوں پر لڑکوں کو ترجیح

• حیض کو خس قرار دینے کاررواج

• لڑکیوں کے آنے جانے پر پابندی

• بیوہ خواتین کی گوشہ نشینی

• لڑکیاں کنبے کی غیر مستقل رکن ہوتی ہیں

2۔ طلباء سے ہیں کہ مندرجہ بالا جملوں کو متعلقہ بائس میں لکھیں:

رواج / روایات / ضابطے جو
اب رائج نہیں ہیں

رواج / روایات / ضابطے
جنسیں میں بدلا ناچا ہوں گا

رواج / روایات / ضابطے جو
آج بھی جاری ہیں

اس سرگرمی سے اساتذہ کو طلباء میں کچھ ایسے سماجی - ثقافتی رواجوں / روایات اور ضابطوں سے متعلق بیداری کی سطح معلوم کرنے میں مدد ملے گی جن سے ان کا حقیقی زندگی میں سامنا ہوتا ہے۔ اس سے یہ بھی امید کی جاسکتی ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان اس طرح کی بحث شروع ہو جائے کہ کچھ مخصوص روایات / تصویرات اور رواج کو تبدیل کرنے کی کیوں ضرورت ہے۔

اقتصادی عمل میں خواتین کی شرکت

این سی ای آرٹی کی تاریخ کی کتاب، ہمارے ماضی III، باب - 4 آدی و اسی، دیکھو اور سنہرے دور کا تصور

اقتصادی سرگرمی میں قابلی خواتین کا روول: آموزگاروں کے ماحول سے آموزشی صورتحال کو مر بوط کرنا

باب - ”آدی و اسی، دیکھو اور سنہرے دور کا تصور“ میں قابلی ماناج اور نوآبادیاتی حکومت کے ان کی زندگی پر پڑنے والے اثرات پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ ماذن بائس کے ساتھ دی گئی حکایات، تصاویر وغیرہ سے گذر بسر کی سرگرمیوں میں قابلی خواتین کے اہم روول کی واضح عکاسی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی کم عمر آموزگاروں کو سینکڑوں سال پہلے ہوئے

واقعات/پیش رفت کو سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے۔ اس لیے یہ بات اہم ہے کہ ماضی کو حال سے مربوط کیا جائے۔ قبل تاریخ سے موجودہ دور تک اقتصادی سرگرمیوں میں خواتین کی شرکت ایک ایسا پہلو ہے جسے عام طور پر ہماری نصابی کتابوں میں نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس موضوع کی تدریس کے دوران اساتذہ نصابی کتب کے علاوہ انہیں اور اخبارات، رسائل اور سمعی و بصری جیسے دیگر مواد کی مدد سے اس تناظر کو مر بوط کر سکتے ہیں۔



اوڈیشہ میں ڈوکریا کا ندھا قبیلے کی خواتین مختلف قسم کی اقتصادی سرگرمیوں میں مصروف



سندرگڑھ کے بوداچھاران گاؤں میں کلیانی منڈ کا سبزیوں کا کھیت
قبائلی خواتین نامیاتی کھیت کی قیادت کر رہی ہیں۔

اوڈیشہ کے سندرگڑھ ضلع کی قبائلی خواتین نے نامیاتی کھیت کے ذریعہ حفظ اور تغذیہ بخش خواراک پیدا کرنا پسند کیا ہے اور اس طرح غذا کی تحریک اور بہتر ذریعہ معاشی کے حصوں کو یقینی بنایا ہے۔ ضلع میں ہزاروں ہیکٹر آراضی ایسی ہے جس میں کبھی بھی کھادہ نہیں ڈالی گئی یعنی نہ ہی نامیاتی اور نہ ہی کیمیاتی کھاد کا استعمال ہوا ہے۔ بہمن مارا گاؤں کی کسان زملا بارما کا کہنا ہے ”بہمن جو کھی استعمال کرتے ہیں وہ نامیاتی ہے، یہاں تک کہ تجھ کھی مقامی قسم کے ہیں جو خود ہمارے کھیت میں پیدا ہوتے ہیں۔“ وہ نیم، مہوا، ہسن، گائے کا گوبرا اور گائے کے پیشاب سے بنی کیڑے مارا دو یہ کا استعمال کرتی ہیں۔

ماخذ تصویر: <https://www.lifegate.com/people/lifestyle/tribal-women-organic-agriculture-india>

سرگرمی: 6 طلباء کا گروپ

قبائلی برادریوں کی اقتصادی سرگرمیوں میں قبائلی خواتین کے روول پر پوسٹر گیلری
اس سرگرمی سے طلباء اقتصادی سرگرمیوں میں قبائلی خواتین کے روول اور اس بات کو سمجھنے میں اپنی صلاحیت کا مظاہرہ
کر سکیں گے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اس میں کس طرح اضافہ ہوا ہے۔ اس انتہہ مندرجہ ذیل اقدام کے ذریعہ طلباء
کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔

1- اقدام

6 طلباء پر مشتمل ایک گروپ کو کسی خطے میں رہنے والی قبائلی برادری کے متعلق کام سونپا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر
مغربی ہندوستان کے بھیل، شمال مشرق کے کھاسی، وسطی ہندوستان کے گونڈ اور شامی ہند کے گدی، وغیرہ۔

2- اقدام

طلباء کے ذریعہ مواد کٹھا کرنا۔ اس مواد میں (a) فون گراف (b) تصویریں (c) پوسٹر (d) پمنٹ (e) نیوز گلپنگ
اور (f) زراعت اور دیگر اقتصادی سرگرمیوں سے متعلق لوگ گیت وغیرہ شامل ہیں۔

3- اقدام

پوسٹر تیار کرنا:- (a) نقشے کے ذریعے قبائلی گروپ کی جائے قیام کا اظہار (b) پوسٹر ایسا ہونا چاہیے جس کی تصاویر
اور متن سے قبائلی معیشت میں قبائلی خواتین کے اہم روول کا اظہار ہو سکے (c) جس میں قبائلی برادری کی اقتصادی
سرگرمیوں میں تسلسل کے ساتھ تبدیلی کا اظہار ہو۔

4- اقدام

مباحثہ۔ تکمیل کے بعد اس طرح کے پوسٹر کلاس روم میں لگائے جائیں جس کے بعد ٹیچر کی قیادت میں ان پر
تبادلہ خیال کیا جائے۔

تبادلہ خیال کے نکات

- کیا پورے ملک کے قبائلی گروپوں کی خواتین کے ذریعے انجام دی جانے والی سرگرمیوں میں مماثلت پائی جاتی ہے؟
- کیا قبائلی گروپ کے ارکان کے ذریعے انجام دی جانے والی اقتصادی سرگرمیوں کو صرف کی بنیاد پر الگ الگ کیا گیا ہے۔
- گزرے ہوئے برسوں کے دوران اقتصادی سرگرمیوں میں قبائلی خواتین کی شرکت میں کیا تبدیلی آئی ہے۔
- اقتصادی عمل میں قبائلی خواتین کی زندگی پر ترقی کے کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

ریاضی کی تدریس کے ذریعے صنفی امتیاز کو ختم کرنا

ہر فرد ریاضی کا مطالعہ کرنا ہے لیکن کچھ طلباء، خاص طور پر اڑکیوں کے لیے ریاضی اب بھی ایک ناقابل رسائی مضمون ہے۔ ایک اسے آسان ریاضی کے بارے میں سوچنے کی ضرورت ہے۔ جس میں تذکیر کا عضر کم ہو۔ یہ ایک عام مفروضہ ہے کہ ریاضی اڑکیوں کے لینبیں ہے اس لیے اس کے طریقہ تدریس میں صنفی امتیاز اور گھسی پٹی روایات کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ اپنے نصاب اور اساتذہ کے ذریعے اس نصاب کی تدریس کی مدد سے اس مفروضے کو ختم کیا جائے ہے۔ ریاضی کے ذریعے اس بات کو اجاگر کرنا ضروری ہے کہ گھر کا کام بھی اتنا ہی اہم اور کار آمد ہوتا ہے اور اسے بھی (ریاضی کے سولات کے ذریعے) ایک ایسی ذمہ داری کے طور پر پیش کرنا چاہیے جس میں کنبے کے سمجھی افراد شریک ہوں۔ زندگی کے سمجھی شعبوں میں کے وقار کا اظہار ایسی مشقوں کے ذریعہ کیا جانا چاہیے جن میں کسی بھی کام کو انجام دینے میں لگنے والے وقت، محنت اور توانائی کی تحسیب کو اجاگر کیا جائے۔ زندگی کے تمام شعبوں میں خواتین اڑکیوں کی شمولیت کے بڑھتے ہوئے رول، جیسے خواتین بیشیت منیجر تاجر، کار انداز، پالٹ، سائنسدار، ریاضی داں وغیرہ کو اجاگر کیا جائے۔ کنبے کی جائیداد میں مرد و خواتین کا برابر کا حق ہوتا ہے اور اسے ریاضی کی مثالوں کے ذریعہ ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

سرگرمی -I

2011 کی مردم شماری سے ریاست اور ہندوستان کی آبادی کے اعداد و شمار فراہم کریں۔ طلباء سے اعداد و شمار کا مطالعہ کرنے اور موازنہ کرنے کو کہیں۔ اب یہ تجیری کریں کہ ریاستوں اور ہندوستان میں خواتین کی آبادی مردوں کی آبادی سے کم کیوں ہے۔ اس سرگرمی کا مقصد طلباء میں گھٹتے ہوئے صنفی نابسامانی کے معاملے پر بیداری پیدا کرنا ہے۔

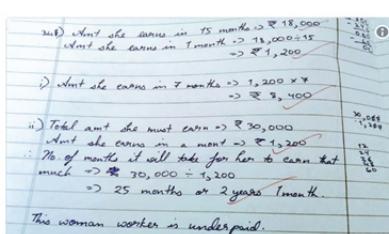
سرگرمی -2

جبیسا کہ نیوز آئیٹم سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک طالب علم نے بے پچھے چھوڑتے ہوئے یہ اختتامی بیان دیا ہے کہ کس طرح خواتین کو کم اجرت دی جا رہی ہے۔ اساتذہ کو اس طرح کے جوابات کی بہت افسوائی کرنا چاہیے۔

این سی ای آرٹی کی نصابی کتاب ”میتھ میجک“ میں پرانمری سطح پر بہت سی مثالیں دی گئی ہیں جن میں خواتین کو کار انداز، کسان، جائیداد کی مالک وغیرہ جیسی مفید اور فصلہ ساز کردار میں دکھایا گیا ہے۔ مذکور کرداروں کو کھانا لپکانے جیسے گھر بیوکاموں میں مصروف دکھایا گیا ہے۔ خواتین کو اپنے حقوق کے لیے کھڑے ہوتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور اس طرح اختیارات کے تعلق کو چیلنج کیا گیا ہے۔

= NDTV

Latest News Live TV India हिंदी
in question is underpaid.



تدریسی و آموزشی عمل میں صنفی پہلوؤں کی معنویت

سائنس کی تدریس کے ذریعہ صنفی امتیاز کا خاتمه

تاریخی اعتبار سے سائنس اور ٹینکنالوجی تک خواتین کی رسائی محدود ہی رہی ہے اور وہ دانشورانہ، سائنسی اور ٹینکنالوجی سے تعلق رکھنے والی برادریوں سے تقریباً باہر ہی رہی ہیں۔ انھیں ہمیشہ ہی پروش کرنے والی، بچوں کو پالنے والی اور گھروں کی دیکھ بھال کرنے والی خاتون کے طور پر ہی دیکھا جاتا رہا ہے۔ اس کے علاوہ دستاویزات کی کمی کی وجہ سے سائنس ٹینکنالوجی میں خواتین کا تعاون ”تاریخ“ کے اوراق سے اوجھل ہی رہا ہے۔ جہاں تک ٹینکنالوجی کا تعلق ہے، اس حقیقت کے باوجود کہ خواتین ابتدائی دور سے ہی بقلی کی ٹینکنالوجی میں شامل رہی ہیں، عام خیال یہ ہے کہ خواتین جو کچھ کرتی ہیں وہ غیر ٹینکنالوجی والا کام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سائنس کی شعبیہ کو منکر کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور مختلف سماجی اور ثقافتی عوامل کی وجہ سے لڑکیاں اور خواتین بنیادی طور پر ٹینکنالوجی سے تعلق رکھنے والے شعبے میں شامل ہونے میں بچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔

سائنس ایک معقول فکر کو فروغ دیتی ہے اور اس طرح یہ ذات پات، طبقات صنف اور نمہب پر مبنی تعصب کو کم کرنے میں مدد کرتی ہے۔ سائنس کے ذریعے ہی طلباء کو یہ پڑھایا جاسکتا ہے کہ جسمانی اوصاف اور فرقہ کی وجہ سے کسی کے برتریاں کم تر ہونے کی عکاسی نہیں ہوتی ہے۔ لڑکوں، لڑکیوں اور مختنلوں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں ہونا چاہیے۔ لڑکوں، لڑکیوں اور مختنلوں کا بنیادی جسمانی ڈھانچہ اور جسمانی ضروریات یکساں ہوتی ہیں۔ ایک کو دوسرے سے زیادہ مضبوط یا طاقتور کے زمرے میں رکھنے کی بجائے تمام جنس سے تعلق رکھنے والوں کی الگ الگ صلاحیتوں کی شناخت کی جانی چاہیے۔ اس لیے خوراک، حفاظان صحت اور آموزشی موقع فراہم کرنے میں کوئی امتیاز نہیں ہونا چاہیے۔ محولیات کا تحفظ اور زندگی پر اس کے اثرات کو اجاجگر کرنے میں خواتین کے روں کو اجاجگر کیا جانا چاہیے۔

سرگرمی

اپنے علاقے یاریاست کی دو ایسی خواتین کے بارے میں طلباء کے ساتھ تبادلہ خیال کیجیے جنہوں نے سائنس اور ٹینکنالوجی کے میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ طلباء سے کہیے کہ اگر انھیں بھی ان خواتین کے بارے میں ایسی کسی کہانی کا علم ہے تو وہ بھی کلاس میں بتائیں۔ سائنس اور ٹینکنالوجی کے شعبے میں کام کرنے والی خواتین کو کس طرح کے امتیاز کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

این سی ای آرٹی کی درج پنجم کی ماحولیاتی مطالعہ کی کتاب ”آس پاس“ میں الور کی ڈرکی مائی جیسی خواتین کی مثالیں شامل کی گئی ہیں جنہوں نے ”ترون بھارت سنگھ“، جیسی تنظیموں کی مدد سے ایک جھیل بنانے پر گاؤں میں پانی کے مسئلے کو حل کرنے میں مدد دی۔ ایک اور مثال جھارکھنڈ کے ایک قبیلے کی خاتون ”سوریہ منی“ کی کوششوں کی پیش کی گئی ہے جنہوں نے ریاست میں جنگلات کے تحفظ کے لیے کی تھیں۔

اختتام

سوریہ میں کاسفر



سوریہ میں

اس طرح یہ ماڈیول نصابی کتب اور تدریسیات کے ذریعے صنفی سروکاروں سے نہ ردا آزمائونے کے تصور کو سمجھنے میں مدد دے گا۔ یہ اساتذہ کو درسیاتی مواد اور نصاب کی تدریسیں صنفی تعصب کی شناخت میں مدد دے گا؛ لسانی تعصب کو تلاش کرنے؛ سیاسی، سماجی اور اقتصادی عمل میں خواتین کی شرکت کی شناخت کرے گا؛ اور نصابی وغیر نصابی مواد میں پیش کی گئی خواتین کی شبیہ کی جائچ کرے گا، وغیرہ۔ پس، صنفی حساسیت، تدریسیات کا اہم سروکار ہے جسے اساتذہ کو اپنے تدریسی آموزشی عمل میں ضرور شامل کرنا چاہیے۔ اس طرح یہ ماڈیول صنف کے تین حصے اسی طبقہ مركوز کرتا ہے جس سے سبھی صنف کے لوگوں کے اس کو درکار کو فروغ دینے میں مدد ملے گی جسے وہ اپنے کنبوں، سماج اور پورے ملک کے لیے انجام دے رہے ہیں۔

تعین قدر

صنف سے متعلق گھسی پٹی روایات کیا ہیں؟

اب جب کہ آپ صنفی سروکاروں کو سمجھ گئے ہیں، تو آپ ان سروکاروں کو حل کرنے کے لیے کلاس روم میں کیا اقدامات کریں گے؟

1۔ آپ کس طرح کا تدریسی طریقہ کا استعمال کریں گے جس سے لڑکوں اور لڑکیوں کی مساوی شرکت کی ہمت افزائی ہو سکے؟

2۔ آپ جن نصابی کتابوں پڑھا رہے ہیں، ان میں کہاں تک صنفی اسیار کو حل کیا گیا ہے؟

3۔ کیا آپ زبان کے استعمال میں صنفی تعصب / پرانی روایات کی شناخت کر سکے ہیں؟

4۔ آپ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں میں سائنس کی آموزش کو فروغ دینے کے لیے کون سی سرگرمیوں کی سفارش کریں گے۔

5۔ ریاضی کے ایسے سوالات اور مشتوکوں کی نشاندہی کیجیے جن سے خواتین کی زندگی کے حلقہ اور تجربات کی عکاسی ہوتی ہو اور ان کا تعاون اجاگر ہو سکے۔

حوالہ جات:

- NCERT. 1997. *Women's Equality and Empowerment through Curriculum – A Handbook for Teachers at Upper Primary Stage.* Department of Women Studies.
- _____. 2006. *Position Paper.* National Focus Group on Gender Issues in Education.
- _____. 2013. *Training Material for Teacher Educators on Gender Equality and Empowerment,* Vol. I Perspectives on Gender and Society.
- _____. 2013. *Training Material for Teacher Educators on Gender Equality and Empowerment,* Vol. II Gender and Schooling Society.
- _____. 2013. *Training Material for Teacher Educators on Gender Equality and Empowerment,* Vol. III Gender and Women's Empowerment.
- _____. 2018. Environmental Studies (Classes III–V). *Looking Around.*
- _____. 2018. *Math-Magic* (Classes III–V).
- _____. 2018. *Marigold* (Class III–V).
- _____. 2018. *ITPD Package and Social Sciences* (Secondary Level).
- _____. 2018. *Our Pasts-III.* History Textbook (Class VIII).
- _____. 2018. *Social and Political Life-II.* Textbook (Class VII).

ویب لنس

<https://www.youtube.com/watch?v=aOLYIzJnKT4>
<https://www.youtube.com/watch?v=DvBksrnS1RY&t=1s>
<https://www.youtube.com/watch?v=wjReU80Nx9U>
<https://www.youtube.com/watch?v=jV3wH0hPVRk&t=558s>
<https://www.youtube.com/watch?v=daaSNSV7WP4>
<https://www.youtube.com/watch?v=VC9YN3O0mGc>